اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۱۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم یک شنبہ

جلد ۲۸	۱۳ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۱۰ رمضان ۱۳۵۹ ھ	۱۳ اکتوبر ۱۹۴۰ ء	نمبر ۲۳۲

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سُستی نظر آنے کی وجہ سے مَیں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہؤا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابلِ قدر قربانیوں کے اس سال کی وصُولی گزشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصُول ہؤا ہے ۔

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصُولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شائد دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی ہو چکی اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھُول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اس کی عظمت کو پُوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:-

۱۔ جیسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصُول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دُشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دُنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے ۔

۲۔ اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔

۳۔ اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اُسے پُورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے ۔

۴۔ آپ ایک برگزیدۂ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

۵۔ اگر آپ وعدہ پُورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

۶۔ اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصُولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شاملِ حال ہو ۔

۷۔ کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اکتوبر میں پُورا ہو جائے ۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں ۔

خاکسار۔ میرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح دس بجے یہ ڈاکٹری اطلاع شائع کی گئی۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے آج بخار بالکل اتر گیا ہے۔ رات کو کسی قدر وقفہ کے ساتھ نیند آتی رہی۔ اس وقت ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کو دن بھر بخار سے آرام رہا۔ البتہ کچھ ضعف اور سر کے چکرانے کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حضور کی ناسازی طبع کے باعث خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت وعافیت کے لئے دُعائیں کرنے کی تحریک فرمائی

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دوران سر اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج دردِ شکم کے علاوہ ۱۰۳ درجہ کا بخار ہوگیا جس میں اس وقت کچھ کمی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا جاری رکھیں ؛

آج مسجد نور میں بعد نماز فجر قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے ضرورت امام کے موضوع پر تقریر کی ؛

شانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از مولوی شاہ افضل صاحب پشاور

چناں کہ ماہِ فلک ز آفتاب نور گرفت ... مسیحِ ما ز محمد چنیں ظہور گرفت

چو بعد نورِ محمد و نیز احمد نور ... عجب مدار کہ نورے ز نور نور گرفت

ز روئے زلفِ معطر کہ یارِ من دارد ... نسیم بوئے خوش آورد حُسن حور گرفت

بیا تو بلبلِ بیدل پئے نظارۂ گل ... کہ زاغ راہ ز درِ باغ دُور دُور گرفت

تو چند ز احمدیت غائبانہ خواہی ماند ... خوشا کسے کہ بحضرت رہ حضور گرفت

بہ تیغ تیز قلم کردہ غزوۃ الکبریٰ ... ز قتل و غارت خلق نفور گرفت

کجاست امن طلب تا طفیل کشتی نوح ... ز بحر کفر و ہلاکت رہ عبور گرفت

ز موجِ بحرِ ضلالت کسے برست افضل

چو پا در آب بنہاد اسم یا غفور گرفت

رمضان المبارک اور تلاوت قرآن کریم

عن عبد اللہ ابن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعتہ الطعام والشہوات بالنہار فشفّعنی فیہ ویقول القرآن منعتہ النوم باللیل فشفّعنی فیہ فیشفعان رواہ البیہقی فی شعب الایمان

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ روزے اور تلاوت قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزے عرض کریں گے۔ کہ اے میرے رب میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے اور دیگر حوائج سے روکے رکھا۔ پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائی جائے۔ اور جو بندہ راتوں کو اٹھ کر قرآن کریم پڑھتا رہا۔ اس کے متعلق قرآن کہے گا۔ کہ میں نے اس بندے کو رات کو سونے سے باز رکھا۔ پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول کی جائے اس طرح روزے اور تلاوت قرآن کریم دونوں اس کے لئے شفاعت کا کام دیں گے ؛

وی۔پی وصول کر لئے جائیں

حسب اعلانات سابقہ جن دوستوں کا چندہ ۲۰ اکتوبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے نام وی۔پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ جو دوست ۱۰ اکتوبر سے قبل رقم ارسال فرما چکے ہیں یا ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے احباب کے متعلق یہی سمجھا گیا ہے۔ کہ وہ وی۔پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لہذا ہم ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وی۔پی وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

ہم ان اصحاب کے متعلق کیا عرض کریں۔ جو نہ تو چندہ بھیجتے ہیں۔ نہ خط کے ذریعہ وی۔پی رکواتے ہیں۔ لیکن جب ان کی خدمت میں وی۔پی بھیجا جاتا ہے تو کمال بے اعتنائی سے واپس کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب جان بوجھ کر الفضل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ حالانکہ موجودہ حالات میں جبکہ جنگ کے باعث اخراجات کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ اور سخت مالی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کی خاص امداد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب خاص توجہ فرمائیں گے۔ اور ضرور وی۔پی وصول کریں گے۔

خاکسار منیجر الفضل

بذریعہ محاسب چندہ الفضل بھیجنے والے اصحاب سے

ضروری گزارش

جو دوست محاسب صاحب صدر انجمن کے ذریعہ چندہ ارسال فرماتے ہیں۔ وہ روپیہ بھیجنے والے دوست کو تاکید کر دیا کریں۔ کہ ان کے نام کے ساتھ ان کا خریداری نمبر ضرور درج کیا کریں۔ بہت سے دوست اس ضروری امر کا خیال نہیں رکھتے۔ جس سے ایک طرف تو دفتر کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسری طرف خریداروں کو بھی یہ شکایت پیدا ہوتی ہے۔ کہ ان کا حساب درست نہیں۔ اس دقت کو رفع کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ صحیح خریداری نمبر لکھا جائے ؛ خاکسار۔ منیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

140

مسلمانوں کی تہذیب و تاریخ ہندوؤں سے بالکل مختلف ہے

راجہ صاحب محمود آباد نے حال میں دوکوہہ ضلع جالندھر کی شیعہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"مسلمانوں کی تہذیب اور ان کی تاریخ ہندوؤں سے مختلف ہے"

اخبار "ملاپ" کو اس سے اختلاف ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"سوائے چند عربی۔ ایرانی اور افغانی مسلمانوں کے جو ہندوؤں سے آکر آباد ہو گئے ہیں۔ باقی کروڑہا مسلمانوں کی تہذیب اور تاریخ ہندوؤں سے جداگانہ نہیں ہو سکتی۔ ہندوستانی مسلمانوں کا منبع وہی ہے۔ جو ہندوستانی ہندوؤں کا ہے . . . . . . پرماتما کی عبادت کا طریق یا مذہب بدل جانے سے ایک ملک کے رہنے والوں کی قومیت تو بدل نہیں جاتی۔ مسلمان ہو جانے کے بعد بھی وہ بزرگ ہندوستانی ہی کہلاتے رہے . . . . . . اگر آج ہندوستان کے آٹھ نو کروڑ مسلمانوں کا شجرہ نسب ایمان داری سے تیار کریں۔ تو معدودے چند مسلمانوں کو چھوڑ کر سب کے بزرگ ہندو ثابت ہوں گے۔ جب یہ ایک حقیقت ہے تو پھر ہندوستان کے موجودہ مسلمانوں کی تہذیب اور تاریخ ہندوؤں سے علیٰحدہ کیسے ہو سکتی ہے"

یہ تو صحیح ہے۔ کہ ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت یہاں کے قدیم ہندوؤں کی نسل سے ہے۔ اور موجودہ مسلمانانِ ہند میں سے اکثر کے بزرگ ہندو ہی تھے۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود یہ صحیح نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں اور ہندوؤں کی تہذیب اور تاریخ علیٰحدہ نہیں۔ اس تہذیب اور تاریخ میں تو اس قدر بُعد ہے۔ کہ کسی ہوشمند انسان کے دماغ میں دونوں کے ایک ہونے کا خیال بھی نہیں آسکتا۔ کھانے پینے میں اختلاف۔ تمدنی امور کی ہر تفصیل میں اختلاف۔ غرض اس قدر اختلافات ہیں۔ کہ کسی جگہ اشتراک نظر ہی نہیں آتا۔ اور ان سب کو نظر انداز کر کے دونوں فرقوں کی تہذیب و تاریخ کو ایک قرار دے دینا عجیب قسم کی ستم ظریفی ہے جب ایک صاف ستھرے اور نہایت اعلیٰ حیثیت کے مسلمانوں کے ہاتھ سے ایک غلیظ سے غلیظ پابند مذہب ہندو پانی تک پینے کو تیار نہیں ہو سکتا تو تہذیب و تاریخ میں اتحاد کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔

حقیقت یہی ہے۔ کہ گو ہندو اور مسلمانوں کا کثیر طبقہ نسلاً کسی جگہ متحد اور متصل ہو۔ لیکن ان کی تہذیب اور تاریخ یقیناً مختلف ہے۔ قومیت میں دُور کا اتحاد تو ممکن ہے۔ اور تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن تہذیب میں اتحاد ممکن نہیں۔ کیونکہ اسلام ایک مکمل مذہب ہے۔ جس نے زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ایک مکمل نظام انسان کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ایک مسلمان کی قومیت خواہ کوئی ہو۔ وہ بحیثیت ایک مسلمان اسی تہذیب و تمدن کا پابند ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ جن مذاہب کے سامنے کوئی مکمل مجموعہ آئین و ضوابط نہیں۔ وہ بے شک آزاد ہیں۔ تبدیلئ مذہب کے باوجود وہ جہاں اپنی قومیت کو برقرار رکھتے ہیں وہاں اپنی قومی اور ملکی تہذیب کو بھی قائم رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جب کسی غیر مذہب کا شخص اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تہذیب و تمدن میں بھی وہی رنگ اختیار کرے جو اسلام نے تجویز کیا ہے۔ اور اسی انقلاب کی خاطر جو ہر لحاظ سے مفید اور بہتر ہے۔ جب ایک شخص مسلمان ہوتا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھائے

درحقیقت اسلام اور دوسرے مذاہب میں صرف طریق عبادت کا ہی فرق نہیں۔ بلکہ ہر بات میں فرق ہے اور جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اسلام میں داخل ہو کر میں نے صرف خدا تعالےٰ کی عبادت کا طریق تبدیل کر لیا ہے۔ وہ اسلام سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اسلام میں داخل ہونے کے معنی ایک مکمل انقلاب کے ہیں۔ انسان کی ذہنیت میں تبدیلی۔ خیالات۔ اور اذکار و آراء میں تبدیلی۔ تمدن میں تبدیلی۔ بلکہ تمدن کی ہر ایک تفصیل میں تبدیلی۔ غرضیکہ ہر چیز میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قدر انقلاب کے باوجود یہ کہنا۔ کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی تہذیب و تمدن ایک ہی ہے۔ قطعاً نادرست ہے۔ اور یہ خیال صرف اس لئے پیدا کیا جا رہا ہے۔ کہ جو لوگ اسلام کی خوبیوں اس کی اعلیٰ تہذیب اور بے مثال تمدن سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ انہیں یہ بتایا جائے۔ کہ اسلام کو ہندو دھرم کے مقابلہ میں کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ صرف طریق عبادت کا فرق ہے:۔

"ملاپ" نے اسی مضمون میں ایک اور بھی مغالطہ پیدا کرنا چاہا ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہندوستانی مسلمانوں کا منبع وہی ہے۔ جو ہندوستانی ہندوؤں کا ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے حملوں سے پہلے تو ان کے بزرگ خالص ہندو ہی تھے۔ اس مغربی یورش کے بعد وہی ہندو کچھ سختی اور تشدد سے بچنے کے لئے اور کچھ مسلم فقیروں کی صحبت کی وجہ سے مسلمان بن گئے"

"سختی اور تشدد" کی وجہ سے ہندوؤں کے بزرگوں کا اسلام میں

داخل ہو جانا بہت فرسودہ اعتراضات میں سے ہے۔ جس کی واضح۔ اور پُر زور تردید خود بڑے بڑے فاضل ہندو محققین بارہا کر چکے ہیں۔ اور کسی تعلیم یافتہ ہندو کے مونہہ سے یہ اعتراض زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ ڈر سے مذہب تبدیل کرنا انتہا درجہ کی بُزدلی اور بے ہمتی ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ان کے اسلاف نے خوف کی وجہ سے اسلام قبول کیا۔ وہ دوسرے الفاظ میں اپنے بزرگوں کو بُزدل اور مذہب فروش قرار دیتے ہیں۔

پس وہ اس طرح اسلام کو تو کیا بدنام کریں گے۔ البتہ اپنے بزرگوں کی توہین اور تذلیل ضرور کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ زمانہ کے ہندو ہر پہلو سے امتیازی شان رکھتے تھے۔ وہ مذہب کی خاطر جان دے دینا معمولی بات سمجھتے تھے۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنا باعثِ فخر یقین کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی حق پسند اور صداقت کے شیدائی تھے۔ ان میں سے جن پر اسلام کی حقانیت اور صداقت کھل گئی۔ انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اور نہ صرف خود قبول کیا۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرنے کی انتہائی کوشش کی:۔

پس یہ تھے ہندوؤں کے اسلاف۔ اور یہ تھی ان کی حق پسندی۔ اور جواں مردی۔ کاش ہندو صاحبان اب بھی ان کے نقش قدم پر چل کر ان کی اعلےٰ صفات کے اپنے آپ کو وارث ثابت کریں۔ اگر وہ اپنے اسلاف کے طریق عمل کو اختیار کر لیں۔ تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح اُن کے بزرگوں پر اسلام کی حقانیت منکشف ہو گئی۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ ان پر بھی سچائی کا دروازہ کھول دیگا۔ اور انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ اسلام کی اشاعت اپنی پُر انوار تعلیم کی وجہ سے ہوئی۔ نہ کہ جبر اور تشدد کے ذریعہ سے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعود خلیفہ اور مبشر اولاد پر بیجا اعتراض

۲۶ ستمبر کے "پیغام صلح" میں میاں محمد صادق صاحب کا ایک اور مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بہت کچھ دلآزار باتیں لکھی ہیں۔ اور بار بار سلسلہ کے مبلغین کو تنخواہ دار اور ملازم ہونے کا طعن دیتے ہوئے حقارت آمیز لہجہ اختیار کیا ہے۔ حالانکہ مبلغین خدا اور اس کے مسیح کے سلسلہ کے خادم ہیں۔ اور انکی خدمت کسی تنخواہ کی شرط سے مشروط نہیں۔ اور میں تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کا واقف زندگی ہوں۔ اور سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنی حقیر ہستی کو وقف رکھتا ہوں۔ لیکن کیا تنخواہ دار ہو کر روزی حاصل کرنے کے ساتھ خدمت سلسلہ کرنا کوئی بُری بات ہے۔

غلط الزام

میاں صاحب کا میری طرف یہ بات منسوب کرنا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اولاد سے کسی غلطی یا گناہ کا سرزد ہونا ناممکن ہے غلط الزام ہے۔ جس کا ثبوت وُہ میرے الفاظ سے پیش نہیں کرسکتے۔ کہ میں نے غلطی کے سرزد ہونے کو بھی ناممکن قرار دیا ہو۔ جب غلطی بصورت اجتہاد نبیوں اور رسولوں سے بھی ممکن ہے۔ اور وقوع میں آسکتی ہے۔ تو دوسروں سے غلطی کا سرزد ہونا بطریق اولےٰ ممکن ہے۔ ہاں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اولاد کی نسبت جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مریم بتول کی طرح پاک قرار دیا ہے۔ بے شک یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ سب معصوم ہیں۔ اور الہام انی معک و مع اھلک و مع من احبک کے رو سے انہیں حضرت مسیح پاک کے بعد معصومیت میں دوسرے درجہ پر سمجھتا ہوں۔ اور ان سے عداوت کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عداوت کرنے کے مترادف سمجھتا ہوں۔

ناپاک حملہ

میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اولاد کو پسر نوح اور فرزندان یعقوب سے تشبیہ دیکر ناپاک حملہ کیا ہے۔ جو کسی احمدی کا کام نہیں ہوسکتا۔ جو خدا کی اس مقدس وحی پر ایمان رکھتا ہو۔ جو خدائے قدوس نے اپنے مقدس مسیح پر آپ کی مبشر اور موعود اولاد کے بارے میں نازل فرمائی۔ کیا پسر نوح مبشر اور موعود اولاد سے تھا اور کیا دوسرے فرزندان یعقوب یوسف کی طرح تھے۔ کیا نوح علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کے متعلق خدا سے یہ بشارت حاصل کی تھی کہ

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

پھر یہ بھی بشارت ہوئی تھی ؎

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تونے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

آپ کہتے ہیں۔ "مجھے جس بات کا صدمہ ہے وُہ یہ ہے کہ میرے مرشد کے فرزند کو گمراہ کرنے والے زیادہ تر یہی نمک حلال تنخواہ دار ملازم ہیں۔ اور پبلک میں جس قدر شرمناک الزام ان پر لگائے جاتے ہیں۔ ان کا منبع بھی دارالامان قادیان ہے۔ جو اسی قماش سے بھرا پڑا ہے۔ یہ لوگ اہل اسلام اور جماعت لاہور پر ہر وقت نیش زنی کرنا اپنا دین ومذہب سمجھتے ہیں۔ مگر ان کو کبھی اتنی ہمت اور غیرت نصیب نہیں ہوئی۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلیفہ صاحب کی ذات اور پوزیشن پر جو حملے دن رات ہوتے ہیں۔ ان کے رد کی کچھ فکر کریں"۔

اس کے جواب میں گزارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اولاد خدا کے وعدوں کے ماتحت معصوم بھی ہے۔ اور گمراہ ہونے سے خدا کے فضل سے محفوظ بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے موعود لڑکوں کو اللہ تعالےٰ کے حضور بطور انعامات کے شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

دیئے تونے مجھے یہ مہر و ماہتاب
یہ ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
دکھایا تونے وہ اے ربِ ارباب
کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہر و ماہتاب اور سورج چاند کی شان والے انعام کی صورت میں ظاہر کر رہے ہیں۔ اور زمینی نہیں بلکہ آسمانی قرار دے رہے ہیں۔ کیا ان کی نسبت گمراہی کا الزام کسی طرح بھی درست ہوسکتا ہے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم تو حضرت مسیح پاک کے کلام کی تکذیب اور اس سے انکار کرسکتے ہیں۔ لیکن ایک احمدی کہلانے والا جو آپ کے کلام کو سچا مانتا ہے۔ وہ آپ کے کلام کو جو الہام کی تصدیق میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس کا انکار کرسکتا ہے۔ اور اس صورت میں اسے ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر اور موعود بیٹے گمراہی کے اثرات سے بہت ہی بلند تر مقام حفاظت میں ہیں اور وہ گمراہ نہیں بلکہ گمراہوں کو گمراہی کی تاریکی سے سورج اور چاند کی طرح روشنی میں لانے والے اور ہدائت بخشنے والے ہیں پس انہیں گمراہ قرار دینا کسی طرح سے بھی درست نہیں۔ اور جو لوگ یعنی مبایعین اس مبشر اور موعود اولاد کو اپنا ہادی اور مقتدا سمجھتے ہوئے ان کی بیعت میں ہیں۔ ان کی اطاعت کر رہے ہیں۔ وُہ ہدائت یافتہ ہیں۔ کیونکہ سچے ہادی کی اطاعت اسباب ہدائت سے ہے۔ نہ کہ اسباب ضلالت سے۔ اور آپ کا یہ لکھنا۔ کہ "پبلک میں جس قدر شرمناک الزام ان پر لگائے جاتے ہیں۔ ان کا منبع بھی دارالامان قادیان ہے"۔ اس کے متعلق بھی یہ عرض ہے۔ کہ کیا پیام صلح اخبار قادیان سے نکلتا ہے۔ اور اس میں جس قدر الزام اور شرمناک الزام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر لگائے جاتے ہیں۔ اور پبلک میں ان کی تشہیر کی جاتی ہے۔ کیا وُہ قادیان کے تنخواہ دار ملازموں کے لکھے ہوئے شائع ہوتے ہیں۔ اور کیا پیغام صلح اخبار قادیان کے تنخواہ دار ملازموں کا اخبار ہے۔ اور کیا میاں محمد صادق صاحب جنہوں نے اپنا مضمون پیام صلح کے ذریعے شائع فرمایا۔ اور لکھا۔ کہ کیا عدالت میں حلف لے کر جھوٹ بولنے والا خلیفہ کسی متقی جماعت کا امام ہوسکتا ہے۔ اور پھر مقام غور کی دوسری قسط میں آپ کی نسبت پسر نوح وغیرہ لکھا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی تحریر جو برادری سے دشمنوں کے متعلق تھی۔ اسے آپکی مبشر اور موعود پر چسپاں کردیا۔ کیا میاں محمد صادق صاحب قادیان کے تنخواہ دار ملازموں میں سے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جن کے دماغ اور ہاتھ اور زبان اور قلم کا انتہائی زور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پاک اور معصوم اولاد کی مبشر اور موعود اولاد پر الزامات کاذبہ اور بہتانات قبیحہ اور اتہامات خبیثہ تراشنے اور لگانے میں صرف ہوتا ہے۔ کیا یہ بھی قادیان کے تنخواہ دار ملازموں میں سے ہیں۔

برنی کی کتاب کا جواب

میاں صاحب نے ایاس برنی کی کتاب کے جواب کے متعلق لکھا ہے۔ "اگرچہ احباب حیدرآباد نے نہائت بے دلی سے ان کی تردید کی کوشش کی ہے اور میری نظر سے اس کا اب تک کوئی مبسوط اور معقول جواب نہیں گزرا"۔ اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ آپ کو شائد معلوم نہیں برنی صاحب کی کتاب کا جواب الگ الگ دو دفعہ نکل چکا ہے۔ ایک قادیان سے اور دوسرا حیدرآباد کے احباب کی طرف سے۔ آپ نے پچھلا جواب پڑھا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پہلا نہیں پڑھا۔ اور دونوں جوابات ہمارے نزدیک نہایت مبسوط اور معقول ہیں۔ ہاں برنی صاحب اور دوسرے غیر احمدی بھی آپ کی طرح یہی کہتے ہیں۔ کہ جوابات نہ مبسوط ہیں نہ معقول۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ کوئی مقام اعتراضات اور جوابات کے متعلق بالمقابل رکھ کر بطور نمونہ کے پیش نہیں کرتے اور خالی باتیں کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کوئی مقام بطور نمونہ پیش کر دیں۔ تا معلوم ہو سکے کہ آپ کس معیار معقولیت کے رو سے جواب کو مبسوط اور معقول تسلیم کرنے سے انکاری ہو رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی نصرت کا نشان

میاں صاحب کہتے ہیں:۔ "بجائے ادھر ادھر ہاتھ مارنے کے اس قرآنی پیمانہ سے محاسن خلافت کا موازنہ کریں"۔ بے شک آیت ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے رو سے خدا کے نزدیک اکرم وہی ہے جو اتقیٰ ہو۔ اور یہ پیمانہ محاسن خلافت کا موازنہ کرنے کے لئے بالکل درست ہے۔ لیکن مشکل اس میں یہ ہے۔ کہ آپ کے نزدیک جماعت تو متقی تسلیم ہو۔ اور خلیفہ اس کے لئے غیر متقی۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ حالانکہ متقی جماعت کے لئے خدا کا یہ دستور نہیں کہ ان میں سے ان کے لئے خلیفہ غیر متقی کو منتخب کرے پس متقی جماعت کی امامت کے لئے خدا کا انتخاب کردہ خلیفہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو متقی ہو نہ کہ غیر متقی۔ پھر یہ بھی مشکل ہے کہ متقی خلیفہ کی شناخت کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔ جس سے انسان اسے پہچان سکے۔ اور معیار وہی ہو سکتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی کتاب اور وحی سے ثابت ہو۔ یا خدا کی نصرت سے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا الخ یعنی ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی ضرور ضرور نصرت کرتے ہیں۔ اور دنیا اور آخرت میں کرتے ہیں۔ اور رسولوں پر ایمان لانے والوں میں سے ان کے خلفاء جو بہت بڑے مومن ہیں۔ ان کی تو یقیناً نصرت

کی جاتی ہے۔ اور مخالفت کرنے والوں کے مقابلہ میں کی جاتی ہے۔ اب آپ غور کر کے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے اکابر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مرکز سے الگ ہو کر خلافت اور خلیفہ کے مخالف ہو گئے۔ اور مخالفت پر تل گئے۔ اور شدید ترین مخالفانہ کوششوں سے پیہم مزاحمت کرنے لگے۔ تو حضرت محمود جنہیں ان بڑے لوگوں نے کبھی نادان لڑکا کہہ کر کبھی ناتجربہ کار کہہ کر کبھی طرح طرح کے الزامات کا ذبہ اور اتہامات خبیثہ سے ان پر حملہ آور ہو کر جماعت کو آپ سے متنفر کرنا چاہا۔ جس کا سلسلہ شروع عہد خلافت ثانیہ سے لے کر اب تک ختم ہونے میں نہیں آتا۔ خدا نے حضرت خلیفۂ وقت کی نصرت کن کن راہوں سے فرمائی۔ کہ ایک طرف اس خلافت کے لئے وعدہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کا تمکین سے پورا کر دکھایا۔ اور دوسری طرف وعدہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کے رو سے ہر پیش آنے والے خوف کو امن سے تبدیل کر کے دکھا دیا۔ اور حق شناس طبائع کے لئے اور قبول حق کا مادہ رکھنے والوں کے لئے یہ نصرتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے سب مخالفان خلافت کے اعتراضوں اور الزاموں اور اتہاموں کا منہ توڑ جواب ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو یوسف کو یوسف کے بھائیوں کے حاسدانہ اور معاندانہ جذبات کو معیار بنا کر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور حضرت مریم اور ابن مریم کو یہودیانہ سیرت کے مذاق پر پرکھنا پسند کرتے ہیں اور امام حسین کو یزید اور یزیدیوں کی شر آلود طبیعت کے ساتھ موازنہ کرنا چاہتے ہیں انہیں حضرت محمود کی تقوےٰ شعار شان کی خلافت کا پر نصرت جلوہ نظر آئے تو کس طرح آئے۔ اور ایسے لوگوں کو باوجود اتنے بڑے اتقاء اور اکرام کے ظاہر ہونے کے آپ کی شان صداقت وحقیقت دکھائے تو کس طرح دکھائے۔ میاں صاحب نے انجام آتھم کے ص۲۴۴ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی تحریر پیش کی ہے اور اس کا مصداق آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اولاد کو قرار دیا ہے۔ حالانکہ اگر آپ کو فارسی زبان سے واقفیت ہوتی تو یہ نتیجہ اخذ نہ کرتے۔ (باقی) خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔

ویدک لٹریچر میں سورج کی پیدائش کا ذکر

جن دوستوں کو ویدک دھرمیوں اور خصوصاً آریہ سماجیوں سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہوگا انہیں معلوم ہوگا کہ کس زور و شور سے یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ فلسفہ سارے جہان کو ویدوں نے ہی سکھایا ہے۔ انگریزوں نے سائینس کے ذریعہ جو طرح طرح ایجادیں کی ہیں۔ یہ سب علم انہوں نے ویدوں سے لیا ہے مجھے چونکہ ایک لمبے عرصہ تک اپنے ہندو دوستوں سے ملنے اور ان کے بہت بڑے تیرتھ میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس لئے میں نے بخوبی تجربہ کیا ہے۔ کہ ان لوگوں کو ویدک فلسفے پر بہت فخر اور ناز ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ گوبند پرشاد صاحب آریہ سماجی مجھے کہنے لگے کہ یورپ کی سب فلاسفی جہاں جاکر ختم ہو جاتی ہے ہماری ویدک فلاسفی وہاں سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن موجودہ ویدوں کو کئی بار پڑھنے کے بعد علیٰ وجہ البصیرت میں یہ کہوں گا کہ ان لوگوں کا یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے ویدک فلاسفی کو تفصیل کے ساتھ تو انشاء اللہ میں اپنی کتاب "ویدک لٹریچر کا خلاصہ" میں بیان کروں گا۔ آج صرف بطور نمونہ ویدک فلاسفی کی چند مثالیں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

سورج کس نے پیدا کیا؟ اس کے متعلق یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۲ میں لکھا ہے۔ "چاند برہما کے دل سے پیدا ہؤا۔ اور سورج برہما کی دونوں آنکھوں سے پیدا ہؤا"۔ یہ منتر رگوید میں بھی آتا ہے اتھروید کانڈ ۱۹ انواک ۴ سوکت ۲۷ منتر میں لکھا ہے۔ "چاروں طرف منہ والے سورج کو دیوتاؤں نے روح سے بنایا تھا" رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۸ منتر میں لکھا ہے کہ "دیوتاؤں نے جنت میں اپنی طاقت اور کلام سے سورج کو بنایا تھا"۔

(۲) سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ سورج پیدا ہونے کے بعد اوپر کیسے چلا گیا۔ اس کا ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ "دیوتاؤں نے سورج کو پیدا ہی اوپر جنت میں کیا ہے"۔ شت پتھ برہمن کانڈ ۴ ص۱۲۲ میں لکھا ہے "سورج پہلے زمین پر تھا۔ موسم اس کو یہاں سے اٹھا کر اوپر جنت میں لے گئے"۔ تمر کرشن یجروید اشٹک ۷ کانڈ ۷ پرپاٹھک ۳ میں لکھا ہے کہ "سورج پہلے زمین پر تھا۔ دیوتا اسے اپنی پیٹھوں پر اٹھا کر اوپر کو جنت میں لے گئے"۔

(۳) دوسرے سوال کے بعد تیسرا سوال یہ ہے کہ سورج اوپر ایک جگہ پر قائم ہے۔ یا مغرب سے مشرق اور مشرق سے مغرب کو جاتا ہے۔ اس کے متعلق ملاحظہ ہو۔ رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۷۱ منتر ۴ "اے اندر دیوتا تو سورج کو مغرب سے مشرق میں لیجاتا ہے"۔ اتھروید کانڈ ۱۳ انوواک ۲ منتر ۳ "اے سورج بھگوان تو جو اپنی طاقت سے بہت جلدی مشرق اور مغرب میں جاتا ہے۔ یہ تیری بہت بڑی ہمت ہے"۔ منتر ۵ "اے سورج بھگوان تیرا وہ رتھ بخیر ہے اور قائم رہے جس سے تو مشرق اور مغرب کے دونوں کناروں پر جلدی سے پہنچ جاتا ہے"۔

ایک منتر سام وید اور باقی ویدوں میں بھی آتا ہے اور وہ یہ ہے "اے سورج ہرت نام کے سات گھوڑے رتھ میں بیٹھے ہوئے تجھ کو کھینچ کر (مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق میں) لے جاتے ہیں"۔ چنانچہ بعض مفسرین وید نے اپنی تفاسیر میں جو سورج کا فوٹو دیا ہؤا ہے وہ بالکل ایسا ہی ہے۔ کہ ایک شاندار رتھ میں سورج دیوتا تشریف فرما ہیں اور سات گھوڑے اسے کھینچے لئے جا رہے ہیں۔ یجروید میں لکھا ہے کہ "سورج کا رتھ گذرنے کے لئے سڑک آسمان پر ورن دیوتا نے بنائی تھی"۔

(۴) چوتھا سوال سورج کے متعلق یہ ہے کہ شام کو جبکہ سورج بظاہر غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے اور پھر رات بھر نظر نہیں آتا۔ اس وقت وہ کہاں رہتا ہے۔ پھر صبح کو کیسے آسمان پر آ کر دکھائی دیتا ہے اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۸ منتر ۶ "رات کے وقت آگ سب مخلوق کے رہنے اور اونگھنے کا مقام بن جاتی ہے۔ چنانچہ رات اس میں گزار کر صبح سورج بھی اسی آگ سے پیدا ہوتا ہے"۔

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر سرینگر میں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر واقع محلہ خانیار سری نگر کا اظہار فرما کر صلیبی مذہب کے ابطال کے لئے ایک کاری حربہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ قبر مسیح کے انکشاف سے ان لوگوں کا خیال بھی بالبداہت باطل ثابت ہو گیا۔ جو حضرت مسیح کو فلک چہارم پر جسد عنصری کے ساتھ مانتے تھے۔ اب یہ امر محققین کے لئے مرکز تحقیق بن رہا ہے چنانچہ رسالہ "کشمیر گائیڈ" مرتبہ خواجہ جی۔ ایم۔ دین نقشبندی سری نگر میں زیر عنوان "زیارت حضرت یوز آصف پیغمبر" لکھا ہے "یہ زیارت محلہ روضہ بل خانیار میں ایک چھوٹی سی عمارت ہے یہ دو قبروں پر مشتمل ہے۔ ایک یوز آصف پیغمبر کی قبر۔ دوسری سید نصیر الدین کی جن کو اہل تشیع مسلمان فرزند امام موسیٰ علی رضا قرار دیتے ہیں۔ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت اور ان کی جماعت احمدیہ یوز آصف کو جو زز کا متبدل و متغیر شدہ نام تسلیم کر کے حضرت مسیح کی قبر خیال کرتے ہیں اور اس کو بہت مشہور کر دیا ہے۔ اکثر انگریز سیاح خصوصاً پادری مشنریاں دیکھنے کو آتے ہیں۔ اکثر دیسی سیاح بھی یہاں دیکھنے اور تحقیقات کرنے کو آتے رہتے ہیں۔" (ص ۹۵)

غیر احمدیوں نے قبر حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق صحیح خیال کی ترویج کو دیکھ کر اس مزار پر ایک بورڈ لگا دیا ہے۔ میں نے آج سے دس سال پہلے جب اس قبر کو دیکھا تھا۔ تو یہ بورڈ موجود نہ تھا۔ مگر اب جو ۳۰ اگست کو وہاں گیا۔ تو بورڈ کو موجود دیکھا۔ اگرچہ بورڈ لگانے والوں کا منشاء یہ ہے کہ لوگ اسے پڑھ کر بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے عظیم الشان انکشاف سے انکار کریں۔ حالانکہ یہ بورڈ بھی من حیث المجموع یہی ظاہر کر رہا ہے کہ اس سرزمین میں ایک پیغمبر مدفون ہے۔ چنانچہ اس بورڈ کی عبارت درج ذیل ہے۔ "زیارت حضرت یوز آصف خانیار"

تاریخی حالات

خواجہ محمد اعظم دیدہ مری اپنی تاریخ واقعات کشمیر میں سید نصیر الدین خانیاری کے مختصر تذکرہ لکھتے ہوئے یہ عبارت نقل کرتے ہیں۔ "درجوار ایشاں سنگ قبرے واقع شدہ۔ و عوام مشہور است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ کہ در زمان سابق در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ ایں زمان مقام پیغمبراں معروف است۔ در کتاب دیدہ ام کہ بعد از قصہ دور و دراز حکایتے مے نویسند کہ یکے از سلاطین زادہ براہ زہد و تقویٰ آمدہ ریاضت و عبادات بسیارے کرد آسودہ در روئے کتاب نام آں پیغمبر یوز آصف نوشتہ ... انزیمر در خانیار متصل واقع است العلم عند اللہ۔"

ناظرین! بورڈ ہذا کی عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ قبر قدیم ایام سے ایک نبی کی قبر سمجھی جاتی رہی ہے۔ باقی چونکہ کشمیر میں بنی اسرائیل آباد تھے۔ اور حضرت مسیح بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے کشمیر میں مبعوث ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ غرض دل مانتے ہیں کہ یہ قبر ایک نبی کی قبر ہے اور اس کا مشہور نام اسے مخصوص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ظاہر کرتا ہے۔ قبر مسیح کا یہ انکشاف احمدیہ عقائد کی صداقت کی پرزبردست دلیل ہے۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

... کے ایمان افروز اور روح پرور ملفوظات پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ دوستوں کی یہ تکلیف اور ان کا قلق دعا کا سب سے بڑا محرک اور اس کے مستجاب ہونے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوگا

(مینجر)

خاکساری نظام کی ناکامی

احمدیت کے نظام کو دیکھ کر مسلمانوں نے بیسیوں نظام قائم کئے۔ مگر چونکہ ان کی تائید میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ وہ مزید کوشش کرتے ہیں۔ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کچھ عرصہ قبل علامہ مشرقی صاحب نے خاکسار تحریک کی بنیاد رکھی۔ اور چونکہ ابتدائی ایام میں بظاہر اس کا نظام چل نکلا۔ اس لئے لوگوں نے اسے احمدیت کے مقابل میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ جہاں کہیں احمدیت کے نظام کا ذکر آتا اور کہا جاتا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کے بغیر ایسا نظام چل نہیں سکتا۔ مخالف مقابل میں خاکسار تحریک کے نظام کو پیش کر دیتے۔ حتیٰ کہ غیر مبائعین نے اسی کو اپنا سہارا بنا لیا۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ احمدیت کے مقابل میں کسی اور نظام کو کھڑا کر کے اپنے نشان کو مشتبہ نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے اس نظام کا جو حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ اخبار بین اصحاب اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔ حال ہی میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ خاکسار تحریک کے ایک حاکم اعلیٰ نے جو کئی ہفتوں سے علامہ مشرقی کی خدمت کے لئے ویلور میں مقیم ہیں۔ لکھا ہے۔

"علامہ مشرقی کو یقین دلایا گیا تھا۔ کہ ان کو ایک ہفتہ کے اندر قید سے رہائی مل جائے گی۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ بانیٔ خاکسار تحریک جیل میں پڑے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ اور خاکسار لیڈر گھروں میں بیٹھے چین کر رہے ہیں نہ کوئی حال لکھتا ہے۔ نہ کوئی خط لکھتا ہے۔ جس سے کچھ حالات معلوم ہوں۔ اور نہ کوئی خبر لیتا ہے۔ میاں احمد شاہ کو بھی تار دیا گیا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا۔ جس سے علامہ مشرقی بہت رنجیدہ ہیں انہوں نے وہ مضامین طلب کئے ہیں جو میاں احمد شاہ کے خلاف لکھے گئے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ لوگوں نے علامہ موصوف کو دھوکا دے کر اس تحریک میں ایک خلل ڈالا۔ جس سے علامہ موصوف کو بہت رنج ہے۔" (ملاپ ۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء بحوالہ ہمدم)

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ علامہ مشرقی جن کی خاطر ایک وقت کئی خاکساروں نے جانیں تک قربانیاں کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ اب جیل میں پڑے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ مگر خاکسار گھروں میں بیٹھے چین کر رہے ہیں۔

درحقیقت خاکسار تحریک اور اس کے بانی کا یہ حشر یقیناً درس قابل ہے۔ کہ مسلمان اس سے عبرت حاصل کریں۔ اور اس مادی سطح کے بناتے ہوئے نظام کے مقابل میں اس کی بھولی بھٹکی مخلوق کے بناتے ہوئے نظاموں کو کچھ وقعت نہ دیں۔ بلکہ گذشتہ تجربات سے فائدہ اٹھا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منسلک ہوں۔ کہ یہی خدا کا مقرر کردہ واحد نظام ہے

خاکسار:۔ شیخ عبد القادر

خطبہ نمبر کے خریداروں کو اطلاع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے باعث چونکہ اس ہفتہ بھی خطبہ جمعہ میسر نہیں ہو سکا۔ اس لئے یہ پرچہ خطبہ نمبر کے خریداروں کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ بھیجا جا رہا ہے۔ کہ احباب دردِ دل سے حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ احباب نہایت تکلیف کے ساتھ یہ محسوس کر رہے ہوں گے۔ کہ انہیں حضور ایدہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل خطبہ نمبر

خطبہ نمبر کے جن خریداروں کا چندہ ختم ہے۔ یا ان کے نام کچھ بقایا ہے۔ ان کے اسماء گرامی مع نمبر خریداری مندرجہ ذیل فہرست میں درج ہیں۔ احباب اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ہمراہ چندہ دفتر محاسب میں بھیجدیں۔ ورنہ ان کے نام آئندہ نکلنے والا خطبہ نمبر وی۔ پی ہوگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ — مینیجر الفضل

۶۸۔ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۰۶۔ شیر محمد صاحب
۱۳۲۔ محمد وزیر علی صاحب
۱۹۲۔ نصیر الدین صاحب
۲۱۱۔ اہلیہ کلال
۴۱۸۔ حشمت علی صاحب
۴۶۲۔ میر ذکاء اللہ صاحب
۴۸۱۔ ایس۔ ایم حبیب صاحب
۴۸۸۔ اللہ دتہ صاحب
۵۱۲۔ محمد خورشید عالم صاحب
۵۵۲۔ غلام علی صاحب
۵۶۱۔ ابو القاسم صاحب
۵۶۲۔ سلیمان خان صاحب
۵۶۷۔ چوہدری عبد الستار صاحب
۵۹۵۔ ڈاکٹر بدھا وا رام صاحب
۶۳۷۔ عبد المجید صاحب
۶۵۴۔ محمد عرفان صاحب

۶۵۷۔ بشیر احمد صاحب
۶۶۳۔ مستری محمد حسین صاحب
۶۶۷۔ محمد ابراہیم صاحب
۶۶۸۔ محمد اسماعیل صاحب
۶۷۰۔ سید محمود احمد شاہ صاحب
۶۷۱۔ سید امیر احمد صاحب
۶۷۷۔ ملک علی بخش صاحب
۶۸۳۔ چوہدری محمد عثمان صاحب
۶۸۷۔ مریم خاتون صاحبہ
۶۸۸۔ چوہدری اکبر علی صاحب

۶۹۴۔ چوہدری اللہ دتہ صاحب
۶۹۵۔ ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۶۹۹۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۷۰۴۔ مہر عاشق محمد صاحب
۷۱۲۔ سید مرید احمد صاحب
۷۲۱۔ غلام سرور صاحب
۷۲۶۔ مولوی عبد العزیز صاحب
۷۳۶۔ رحمت علی صاحب

۷۳۲۔ چوہدری محمد حسن صاحب
۷۳۷۔ چوہدری حسن محمد صاحب
۷۳۸۔ قریشی محمد اسلم صاحب
۷۴۲۔ مولوی عبد الجبار صاحب
۷۴۴۔ عبد الحمید صاحب
۷۴۶۔ عطاء الرحمن صاحب
۷۵۳۔ چوہدری عزت علی صاحب
۷۷۱۔ چوہدری طفیل احمد صاحب
۷۷۴۔ اہلیہ صاحبہ حضرت میر ظہور الحسن صاحب
۷۸۵۔ ابو الحفیظ صاحب
۷۹۵۔ چوہدری مبارک احمد صاحب
۸۱۱۔ شیخ فیروز الدین صاحب
۸۱۳۔ سیٹھ عبد الرسول صاحب
۸۱۶۔ محمد صادق صاحب
۸۱۷۔ غلام محمد شاہ صاحب

۸۱۸۔ عبد الغنی صاحب
۸۱۹۔ چوہدری نتھے خان صاحب
۸۲۰۔ خواجہ ظہور الدین صاحب
۸۲۳۔ ماسٹر قمر علی صاحب
۸۲۴۔ محمد افضل خان صاحب
۸۲۵۔ مستری ہدایت اللہ صاحب
۸۲۶۔ کیپٹن ڈاکٹر جی احمد صاحب
۸۲۷۔ سید مسعود احمد صاحب
۸۲۸۔ محمد شمس الدین صاحب
۸۲۹۔ چوہدری غلام اللہ صاحب
۸۳۲۔ اظہر حسین صاحب
۸۳۴۔ سیکرٹری انجمن
۸۳۵۔ بابو خواج محمد صاحب
۸۳۷۔ سردار محمد صاحب
۸۳۸۔ سید محمد یحییٰ صاحب
۸۳۹۔ صوفی محمد فضل الٰہی صاحب
۸۴۱۔ سید نذیر احمد صاحب

۸۴۲۔ چوہدری غلام محمد حیات محمد صاحب
۸۴۳۔ چوہدری غلام رسول صاحب
۸۴۴۔ شیخ محمد ظہور الدین صاحب
۸۴۶۔ ضیاء الدین احمد صاحب
۸۴۷۔ فضل الرحمن صاحب
۸۵۳۔ حافظ الیاس صاحب
۸۵۴۔ شیخ فضل حق صاحب
۸۵۵۔ ہدایت اللہ صاحب
۸۵۷۔ عبد الرحیم صاحب
۸۵۸۔ ولی محمد صاحب
۸۵۹۔ خوشی محمد صاحب
۸۶۰۔ ایم مسعود احمد صاحب
۸۶۵۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۸۶۶۔ عمر علی صاحب
۸۷۰۔ فیروز الدین صاحب
۸۷۲۔ خانصاحب احمد خانصاحب
۸۷۷۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
۸۸۱۔ رحیم بخش صاحب
۸۸۷۔ دوست محمد صاحب
۸۸۸۔ محمد سعید صاحب
۸۹۰۔ چوہدری بگ دت صاحب
۸۹۶۔ محمد شاہ صاحب
۸۹۸۔ چوہدری مبشر احمد صاحب
۹۰۱۔ فضل محمد صاحب

الفضل کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے

قیمت کے اس قدر قلیل ہونے کی صورت میں اب کوئی دوست یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے خطبہ نمبر خریدنے کی استطاعت نہیں

تحریک جدید سال ششم کے وعدے پورا کرنے والے احباب

گذشتہ سے پیوستہ

سید عبد الوہاب صاحب سونگڑہ	۵/۲	مولوی عبد الخالق صاحب کٹک	۱۱/۸
بشیر خان صاحب کیرنگ	۵/۰	سید محبوب عالم صاحب آرہ	۳۸/۴
آفتاب الدین صاحب 〃	۵/۰	محمد عاشق حسین صاحب غازیپور ملکی	۶/۰
شیخ شبیر علی صاحب 〃	۵/۰	سید عبد القدیر صاحب دھکنڈ اڑیسہ	۵/۸
وارث علی صاحب 〃	۵/۵	والد صاحب 〃 〃 〃	۵/۸
عجب خان صاحب	۶/۰	والدہ صاحب 〃 〃 〃	۵/۸
ماسٹر عبد المجید خان صاحب کٹک	۲۱/۰	محمد ابراہیم صاحب بالاسور	۲۸/۰
ماسٹر مرید احمد صاحب سنگ تراش 〃	۱۰/۰	سید مشتاق احمد صاحب جبل پور	۵/۴

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج۔ ضعف دل کی دھڑکن۔ کم خوابی۔ بدخوابی۔ کم ہمتی۔ کم حوصلگی۔ کام سے دل گھبرانا۔ چہرہ کی بے رونقی۔ پریشانی۔ فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہو کر کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ مردانہ زنانہ۔ دیرینہ امراض کے لئے لکھیئے یا میرا تعارف کرادیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب آف ریاست مالیرکوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن تک کروا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے قادیان میں سیالکوٹ ہاؤس سے خریدیں۔ وی۔ پی منگوانے کا پتہ۔ **فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب**

خضاب دلپذیر

سفید بالوں کو فوراً سیاہ کر دینے والا خشک سفوف ہے۔ قیمت فی شیشی ۵/ ایک درجن ۳/ محصول ڈاک بذمہ خریدار منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

اعلان رشتہ

ایک ورمیانہ پرہیزگار و متقی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان برسر روزگار کنوارے کی ضرورت ہے۔ خاص قادیان دار الامان و اضلاع جہلم گجرات و گوجرانوالہ اور قوم کشمیری کو ترجیح دی جائیگی۔ لڑکی بعمر تخمیناً پندرہ سال۔ امور خانہ داری و دینی تعلیم کشیدہ کاری و جماعت پنجم تک تعلیم یافتہ ہے ۲۵ سال کے اوپر والا صاحب تکلیف درخواست نہ فرمائے خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو۔ ڈاکخانہ قلعہ درگی ضلع ملاکنڈ موضع وزیر آباد معرفت عبد الحکیم اجارہ دار م۔ ج ح کو ملے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱؍ اکتوبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ سے ایک فوجی مشن انگلستان آرہا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے کیا انتظامات برطانیہ نے کر رکھے ہیں۔

لنڈن ۱۱؍ اکتوبر۔ شنگھائی کے بہت سے امریکنوں نے یہ فیصلہ کیا ہے ابھی وہ امریکہ نہیں جائیں گے۔ بلکہ یہیں رہیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ جنرل ڈیگال ایک گن بوٹ میں اپنے ساتھیوں سمیت افریقہ کی فرانسیسی نوآبادی کیمرون پہنچ گئے ہیں۔ جنرل موصوف نے اس جگہ آزادی فرانس کا جھنڈا لہرایا۔ اہل کیمرون نے آپ کا شاندار خیر مقدم کیا۔ بازاروں اور گلی کوچوں کو آراستہ کیا۔ آپ نے ایک تقریر کی۔ اور کہا کہ فرانسیسی نوآبادیوں میں سے کیمرون کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے سب سے پہلے آزادی کا جھنڈا لہرایا۔ یہ علاقہ جنگ عظیم سے قبل جرمنی کے ماتحت تھا۔

کل دارالعوام میں وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے متعلق فی الحال میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

شملہ ۱۰؍ اکتوبر۔ گورنر پنجاب سر ہنری کریک آج بعد دوپہر لاہور روانہ ہوگئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۰؍ اکتوبر۔ نازی گورنمنٹ نے امریکن ریاستوں میں اپنے سفرا کو لکھا ہے کہ ہوشیار اور کار ریگر مستری زیادہ سے زیادہ تعداد میں ملازم رکھ کر بھیجے جائیں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ تنخواہ اور سفر خرچ دیا جائے گا۔

رسوائے عالم کتاب مدر انڈیا کی مصنفہ مس کیتھرائن میو کا انتقال ہوگیا ہے

ماسکو ۱۰؍ اکتوبر۔ روسی ریڈیو نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ روس نے جرمنی سے جرمن پولینڈ کا مطالبہ کیا ہے

لنڈن ۱۰؍ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کینیڈا نے برطانیہ کی امداد کے لئے جو افواج بھیجی تھیں انہیں واپس بلا لیا ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط بات ہے۔ کینیڈا نے مزید ایک سو جہاز تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سات ہزار اشخاص ہوائی فوج میں بھرتی کئے جارہے ہیں۔

استنبول ۱۰؍ اکتوبر۔ جرمن افواج کے رومانیہ میں داخلہ کی خبر بالکل صحیح ہے۔ اور اس امر کا زبردست امکان ہے کہ برطانیہ جلد رومانیہ سے تعلقات منقطع کر لے گا۔ برطانوی سفیر نے تیل کے کارخانوں میں کام کرنے والے انگریزوں کو فوراً نکل جانے کی ہدایت کی ہے۔

لنڈن ۱۰؍ اکتوبر۔ حکومت کینیڈا نے اپنے ملک میں پیدا شدہ دھاتوں کی ترسیل سلطنت برطانیہ کے سوا ہر جگہ کے لئے ممنوع قرار دیدی ہے۔

برطانوی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ شام اور مشرق قریب کے بعض اور مقامات کے متعلق حکومت ترکی سے اہم مذاکرات ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰؍ اکتوبر۔ شہزادی الزبتھ اتوار کے روز بچوں کے لئے چار بج کر ۱۵ منٹ پر ایک تقریر براڈکاسٹ کریں گی۔

چنگ کنگ ۱۰؍ اکتوبر۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک تقریر میں کہا کہ جب تک چین مخالف رہے گا۔ ڈکٹیٹروں کے ساتھ معاہدہ جاپان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ بلکہ مشرق بعید کے متعلق اس کے ساتھ جو بھی معاہدہ کیا جائے گا۔ وہ ردی کاغذ سے زیادہ وقیع نہ ہوگا۔

وشی ۱۰؍ اکتوبر۔ مارشل پیتاں نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ میری حکومت فرانس کی ازسرنو تعمیر میں مصروف ہے۔ موجودہ جنگ کے لئے جو لوگ ذمہ دار تھے۔ انہیں سزا دی جارہی ہے۔

انقرہ ۱۰؍ اکتوبر۔ حکومت روس نے ترکی کے روسی سفارت خانہ کے بعض افسروں کو علیحدہ کر دیا ہے۔ تا اسے اینٹی ٹرکش عناصر سے پاک کیا جاسکے

بخارسٹ ۱۰؍ اکتوبر۔ آج آئرن گارڈ کے ایک ممبر نے کنگ کیرول کی محبوبہ میڈم لوپیسکی پر قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن وہ بال بال بچ گئی۔ قاتل گرفتار نہیں ہوسکا۔

لنڈن ۱۱؍ اکتوبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات جرمنی کے ہوائی اڈوں۔ اور کارخانوں پر زور شور کے حملے کئے۔ تیل کے ذخیروں۔ سڑکوں، ریلوے لائنوں۔ اور جنگی سامان کے ذخیروں پر بم برسائے۔ جرمنی نے مان لیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے بڑے زور سے حملے کئے۔ اور ہیمبرگ کے علاقہ میں بہت نقصان پہنچایا

لنڈن ۱۱؍ اکتوبر۔ لنڈن میں آج صبح سے دو بار ہوائی خطرہ کا اعلان کیا گیا۔ اور دونوں دفعہ دشمن کے جہازوں پر گولے برسا کر انہیں بھگا دیا گیا۔ اب پتہ چلا ہے۔ کہ کل برطانیہ پر جو ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں پانچ جرمن جہاز گرائے گئے ہمارے بھی اتنے ہی جہازوں کا نقصان ہوا۔ مگر ہم نے دو جہازوں کے ہوابازوں کو بچا لیا۔

لنڈن ۱۱؍ اکتوبر۔ رومانیہ میں جو جرمن فوجیں قدم جماتی جارہی ہیں۔ رومانیہ کے ایک بڑے لیڈر نے اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔ کہ نازی ٹڈی دل ہمارے ملک پر چھا رہا ہے

بمبئی ۱۱؍ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے۔ کہ یکم نومبر کو مسلمانان ہند اسلامی ممالک کے ساتھ ہمدردی کے اظہار کے لئے مظاہرے کریں۔ اور مسلم لیگ کے وہ ریزولیوشنز پڑھ کر سنائیں۔ جو اسی معاملہ کے متعلق پاس کئے جاچکے ہیں۔ نیز ان ممالک کے لئے دعائیں بھی کی جائیں۔

لاہور ۱۱؍ اکتوبر۔ آج امرتسر میں گورنر پنجاب نے دربار منعقد کر کے لوگوں کو برطانیہ کی امداد کرنے کی تحریک کی۔ ۷۶ ہزار روپیہ کی تھیلی پہلی قسط کے طور پر ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔

لنڈن ۱۱؍ اکتوبر۔ غیر جانبدار ممالک سے جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن ممالک پر نازیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ وہاں کے لوگوں میں ان کے خلاف سخت منافرت پیدا ہورہی ہے۔ فرانس کے نوجوان لڑنے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو نظربند کرنے کے لئے کیمپ کھولا گیا ہے۔ ناروے میں جرمنوں کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ جن میں طلباء زیادہ حصہ لے رہے ہیں۔ نازیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر مظاہرے جاری رہے۔ تو یونیورسٹی بند رکھی جائے گی۔ ہالینڈ میں بھی بے چینی بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۱۱؍ اکتوبر۔ برٹش ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ ایک اطالوی دستہ نے مصری صحرا میں بڑھنے کی کوشش کی۔ اس کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ آخر ہٹ کر اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔

کلکتہ ۱۱؍ اکتوبر۔ ڈاکٹر ٹیگور ابھی تک بخار میں مبتلا ہیں۔

واردھا ۱۱؍ اکتوبر۔ آج یہاں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں گاندھی جی بھی شامل ہوئے۔ اور انہوں نے بتایا کہ وائسرائے کے ساتھ ان کی کیا بات چیت ہوئی ہے

دہلی ۱۱؍ اکتوبر۔ مسٹر ستیہ مورتی نے کہا۔ کہ برطانیہ نے برما روڈ کھول دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اسے ہندوستان میں بہت پسند کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر ٹیگور نے باوجود علالت

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah